آرام گاہِ رسول ﷺ

تالیف

علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی

ترتیب

قطب مدینہ پبلشرز

G.K.2/44

0303-7234660

0303-7235442

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! فقیر نے نسبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر متعدد کتب و رسائل لکھے ہیں کچھ شائع ہو چکے ہیں کچھ شائع ہونے ہیں۔ اس رسالہ میں فقیر نے اسی نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفصیل عرض کی ہے جو نہ صرف آج بلکہ تا قیامت حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب ہے یعنی گنبدِ خضرا میں آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ وہ مقام ہے جو عرشِ بریں سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر مقام سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ معظّمہ اور بیت المقدس و بیت المعمور اور کوہ طور تک ہر طرف یہ کہ اس میں کسی فرقہ کو اختلاف بھی نہیں یہاں تک کہ وہابیوں دیوبندیوں کو بھی۔ اس مسئلہ کو فقیر نے دلائل و براہین سے محقق و مدلل کر کے اس کا نام بھی آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھا ہے اور عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری عطاری کو اسکی اشاعت کی اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اجرِ عظیم بخشے اور فقیر کیلئے توشہ آخرت اور عوام اہلِ اسلام کیلئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ (آمین)

و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکریم الامین

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

آرام گاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خانہ کعبہ معظمہ نہ کوہِ طور اور نہ بیت المعمور مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی عرش اعظم اس کی ہمسری کا دم بھر سکتا ہے۔ امام قسطلانی نے اس کی خوبصورت تفصیل بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کے مضامین کی کچھ جھلکیاں حاضر ہیں فرمایا کہ

(۱) مسند ابو یعلیٰ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر کا آخری وقت اس جگہ آتا ہے جو جگہ اس کے نزدیک تمام مقامات سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوتی ہے اور اسی قانون کے مطابق جو جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ترین تھی ایک تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ترین ہوگی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور دوسرا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی آخری آرام گاہ کے طور پر اسے ہی پسند فرمائیں گے لہٰذا جو جگہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تر ہوئی، وہ ہی تمام مقامات سے افضل بھی ہوئی۔

فائدہ...... معلوم ہوا کہ مدینہ شریف بشمول مکہ تمام شہروں سے افضل ہے۔ مدینہ منورہ کیونکر افضل نہ ہو جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی، اے اللہ تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کیلئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں اور جن چیزوں کیلئے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی میں بھی اتنی بلکہ اس سے زیادہ دعا کرتا ہوں اور یہ بات بالکل شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا بہر حال حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے افضل ہے۔ کیونکہ دعا کا مقام و مرتبہ دعا کرنے والے کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی، اے اللہ ہمارے لئے مدینہ منورہ کو مکہ شریف کے برابر محبوب بنا دے۔ بلکہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت مکہ سے بھی زیادہ ڈال دے۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ حاکم نے ایک روایت بیان کی کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ دکھائی دیتا تو اسکی محبت کی خاطر اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔ نیز امام حاکم نے یہ روایت بیان کی کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی، اے اللہ تو نے مجھے اس شہر سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اب مجھے اس شہر میں بسانا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ کی دعا سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ وہ شہر ہے جو اللہ تعالیٰ کو تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ہے۔

سوال......حدیث میں آیا ہے: ان مکۃ خیر بلاد اللہ بے شک مکہ شریف تمام شہروں سے بہتر ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ ان مکۃ احب ارض اللہ الی اللہ بے شک سرزمین مکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین زمین ہے ان روایات اور ان جیسی دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ شریف ہی سب شہروں سے افضل ہے۔علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان احادیث و روایات کے جواب میں لکھتے ہیں۔

جواب......امام سمہودی نے وفاء الوفاء میں ان احادیث کا جواب دیا کہ مکہ شریف کی افضلیت پر دلالت کرنے والی احادیث ہجرت سے قبل کے زمانہ پر محمول ہیں۔کیونکہ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب ترین تھا لیکن ہجرت کے بعد مدینہ منورہ محبوب ترین ہوگیا۔اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہونا لازم کردیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنے اُمتیوں کو مدینہ منورہ میں رہنے اور وہیں موت آنے کی ترغیب دی۔لہٰذا مدینہ منورہ افضل ہوا یاد رہے کہ کعبہ معظمہ شہر مدینہ سے افضل ہے لیکن کعبہ شریف سے آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ہے۔

سوال......حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار اور بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوگا۔جب مکہ شریف میں عبادت کا ثواب بہ نسبت مدینہ شریف کے دوگنا ملتا ہے تو لازماً فضیلت مکہ شریف کو ہونی چاہئے۔

جواب(۱)...... علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ اجر و ثواب میں زیادتی اس امر کو لازم نہیں کہ زیادتی ثواب والا عمل کم ثواب والے عمل سے کم درجہ نہیں ہوتا۔دیکھئے نا جو شخص حج کی ادائیگی کیلئے آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اس کا منیٰ میں ان پانچ نمازوں کو ادا کرنا اپنی پانچ نمازوں کے کعبہ میں ادا کرنے سے افضل ہے۔اگرچہ مسجد حرام میں نماز کا ثواب یقیناً زیادہ ملتا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ان پانچوں نمازوں کو منیٰ میں ادا کیا جائے۔حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجدِ حرام میں نماز کی ادائیگی پر زیادتی ثواب کے قائل تھے اس کے باوجود آپ مدینہ منورہ کو افضل قرار دیتے تھے۔

جواب(۲)...... علامہ عینی نے عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۲۵۶ پر ذکر کیا کہ ابنِ ماجہ میں سندِ صحیح کے ساتھ حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجدِ نبوی میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گُنا زیادہ ثواب ہے اور مسجدِ حرام میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گُنا زیادہ ثواب ہے دونوں کا اجر مساوی ہوگیا۔

جواب(۳)...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو نے جس قدر برکتیں مکہ شریف میں نازل فرمائیں اس سے دوگنا برکتیں مدینہ منورہ میں نازل فرما۔آپ کی یہ دعا دینی اور دُنیوی ہر قسم کی برکتوں کو شامل ہے اس دعا کا اثر یہ نکلا ہے کہ اگر بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے تو مدینہ میں اس سے دوگُنا یعنی دولاکھ کا ثواب ملتا ہے۔ (وفاء الوفاء)

موازنہ مکہ و مدینہ

علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں فضیلتِ حج ہے اس کے مقابلہ میں مدینہ منورہ کے اندر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی فضیلت ہے اور مکہ شریف میں مسجدِ بیت الحرام کی فضیلت ہے تو ادھر مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی کی فضیلت ہے۔ مکہ شریف میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت ہے تو مدینہ منورہ میں مسجدِ قبا کی فضیلت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگرچہ مدینہ منورہ میں بہ نسبت مکہ شریف کے کم عرصہ قیام فرمایا لیکن دینِ اسلام کے اظہار و اعزاز کا سبب مدینہ منورہ ہی ہے۔ اکثر فرائض و ارکانِ اسلام کا نزول مدینہ منورہ میں ہی ہوا ہے۔ حضرتِ جبریل امین علیہ السلام مدینہ منورہ میں زیادہ مرتبہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کیلئے مدینہ منورہ کو اپنا مقام منتخب فرمایا۔ کسی نے حضرتِ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آپ مدینہ منورہ میں رہنا پسند کریں گے یا مکہ مکرمہ میں؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کو ترجیح کیوں نہ دوں حالانکہ اس کے ہر گلی کوچہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے آثار و برکات ہیں اور جبریل امین بھی یہاں بکثرت حاضر ہوتے رہے۔ طبرانی میں ہے **المدینة خیر من مکة** مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔ جزری کی روایت ہے **المدینة افضل من مکة** مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔ بخاری و مسلم میں سیّدنا حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو اپنے اندر سمو لے گی تم اسے یثرب کہتے ہو حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی لوگوں کا میل کچیل اس طرح دُور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ اور میل دور کرتی ہے۔ قاضی عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک میں اس امر کی تصریح ہے کہ مدینہ منورہ میں تمام بلاد اور بستیوں کے فضائل مجتمع ہیں ابنِ منیر کہتے ہیں کہ مدینہ منورکی فضیلتیں تمام بستیوں کی فضیلتوں پر غالب ہیں۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخری دلیل

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں، میں نے مدینہ منورہ کو مکہ شریف سے افضل قرار دینے میں طویل بحث کی ہے حالانکہ امام حضرت محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ شریف افضل ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہر شخص کی پسند اپنی اپنی ہے جہاں کسی کا محبوب قیام پذیر ہو، اسے وہی جگہ افضل نظر آتی ہے۔ علامہ قسطلانی مزید فرماتے ہیں کہ امام ترمذی، ابنِ ماجہ اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ذکر کی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تم میں سے اپنی موت تک مدینہ منورہ میں رہ سکتا ہو وہ اس وقت تک مدینہ میں رہے کیونکہ جسے مدینہ میں موت آگئی میں اسکی شفاعت کرونگا۔

مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دھول اور گرد و غبار برص، جذام بلکہ ہر مرض کا علاج اور یہ خاکِ شفا ہے۔

مدینہ پاک کی ہر شے افضل ہے

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ شریف کی مکہ پاک پر فضیلت کی ایک انوکھی دلیل دیتے ہیں فرمایا کہ امام زرین عبدری اپنی جامع میں حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت لائے ہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ کی کھجور زہر کیلئے تریاق ہے۔ ابنِ نجار نے سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تعلیقاً روایت نقل کی ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا لیکن مدینہ منورہ قرآن سے فتح ہوا اور طبرانی نے اوسط میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ذکر کی کہ مدینہ منورہ اسلام کا قلعہ اور ایمان کا گھر ہے یہ ہجرت کی زمین ہے اور حلال وحرام کا مرکز ہے مدینہ کے گردوغبار اس کی جگہوں اور یہ راستہ اور مکان کو بلکہ اس کی ماحول تک ہر ایک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات حاصل ہیں۔ (مواہب الدینہ، ج ا، ص ۳۰۱)

جبل

حدیث شریف حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل اُحُد کے سامنے پہنچ کر فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

اے اللہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں (مدینہ کو) دونوں سنگلاخ اطراف کے درمیان جو علاقہ ہے اس کو حرم بناتا ہوں۔

☆ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے احد پہاڑ آیا تو آپ نے فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

☆ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب تم اس کی طرف آؤ تو اس کے شجر سے کچھ نہ کچھ ضرور کھاؤ۔ خواہ وہ اس کے بڑے کانٹوں والے درخت سے ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ...... جبل احد کی یہ فضیلت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ ایک پہاڑ نسبت سے فضیلت پا گیا ہے تو آرامگاہ کو کتنی فضیلت ہوگی۔

☆ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرتِ سعد بن ابی وقاص نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مدینہ ملائکہ کی حفاظت میں ہیں۔ اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ حضرتِ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں یعنی مدینہ میں طاعون اور دجال وغیرہ داخل نہیں ہوسکتا۔

☆ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے رستوں پر (محافظ) فرشتے ہیں اس میں طاعون اور دجال نہیں ہوسکتے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک ایمان مدینہ پاک کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قریب ہے ایمان کا اس طرح سمٹنا مدینہ پاک کی طرف، جس طرح سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ یعنی (ایسا فتنہ آئے گا کہ ہر طرف سے) ایمان سمٹ کر مدینہ پاک کی طرف لوٹ آئے گا۔

☆ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے، مجھے ایسی بستی کیلئے حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی۔ وہ یثرب ہے اور وہ مدینہ ہے۔ لوگوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کو میل کچیل سے پاک کرتی ہے۔ (دوسری بستیوں کو کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رہنے والوں کی اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے امداد فرمائیگا اور وہ اس کی برکت سے کثیر شہروں اور آبادیوں کو فتح کریں گے اور ان کے مالِ غنیمت کھائیں گے۔ آپ کا تاکل القریٰ فرمانا بر سبیل اختصار ہے)

☆ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مدینہ پاک کو یثرب کا نام دیا وہ تین بار اللہ سے استغفار کرے اور (کفارے کے طور پر) دو مرتبہ مدینہ کہے۔

☆ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی، آپ نے فرمایا، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے ناپاک لوگوں کو اس طرح (خود سے) دُور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو۔

حکایت

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک آیا۔ اس نے اسلام کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر واپس چلا گیا پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا وہ پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا پھر آیا اور کہا، میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا اعرابی چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے ناپاک کو دور کرتا ہے اور پاک کو نکھارتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ...... یہی کیفیت آج بھی ہے کہ کچھ لوگ دور دراز سے عمرہ کیلئے آتے ہیں عمرہ کر کے مدینہ پاک پہنچتے ہی یہاں سے چلے جانے کیلئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو کافی عرصہ ہوا ہے بار بار مدینہ طیبہ حاضری نصیب ہوئی ہے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض بدقسمت مدینہ پاک پہنچتے ہی فوراً واپس چلے جاتے ہیں پوچھنے پر جواب دیتے ہیں کہ ہمارا وہاں جی نہیں لگا اور بہت سے خوش نصیب وہ بھی ہیں کہ وہ مدینہ پاک پہنچ کر واپسی کا نام تک نہیں لیتے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا، اس کو اللہ تعالیٰ اس طرح جہنم کی آگ میں پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جبار مدینہ پاک سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو یوں ختم فرمادے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

☆ حضرتِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسکے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں مٹا دے گا جیسے نمک پانی میں حل کر مٹ جاتا ہے۔

☆ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اہلِ مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ایسے پگھلائے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے یا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس شہر یعنی شہرِ مدینہ کے لوگوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو نمک کے پانی میں گھلنے کی طرح گھلا دے گا۔ بعض صحابہ کرام نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اہلِ مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوف میں گرفتار کر دے گا۔

زائر مدینہ کی شفاعت کا خصوصی کوٹہ

مولی الزبیر نے خبر دی کہ وہ فتنہ (سختی) کے زمانے میں حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کی ایک آزاد کردہ کنیز آئی اس نے آپ کو سلام کیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں نے مدینہ سے چلے جانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ وقت ہم پر بہت تنگ ہو گیا ہے۔ حضرتِ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا، بے وقوف یہیں بیٹھی رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر، تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

☆ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

☆ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ثابت قدم رہے مدینہ کے قیام میں اور صبر کرے اس کی مصیبت اور سختی پر، تو میں قیامت کے روز اس کیلئے شہید اور شفیع بنوں گا۔

مدینہ پاک کا باسی خوش نصیب ہے

☆ ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدل وہاں بھیج دیتا ہے۔

☆ سفیان ابن ابی زہیر المیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، یمن فتح ہوگا تو ایک ایسی قوم آئے گی جو مدینہ منورہ سے اپنے مال مویشی کو ہانک لے جائے گی اور اپنے اہل وعیال اور زیر اطاعت لوگوں کو اٹھا لے جائے گی حالانکہ اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ ان کیلئے بہتر ہے۔ آپ نے شام اور عراق کے بارے میں بھی اس طرح فرمایا۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ...... ان روایات میں ایک طرف مدینہ پاک میں رہائش کی ترغیب ہے تو دوسری طرف علمِ غیب کا اظہار ہے کہ ایک عرصہ کے بعد یمن وشام اور عراق فتح ہوں گے تو کچھ اہلِ مدینہ وہاں چلے جائیں گے۔ (چنانچہ ایسے ہوا کہ یہ ممالک فتح ہوئے اور بہت سے اہلِ مدینہ یہاں سے چلے گئے اور اپنا اصل منشا مبارک کا اظہار فرمادیا کہ ان کیلئے بہتر تھا کہ وہ مدینہ پاک کو نہ چھوڑتے۔) اس میں آپ کی آرام گاہ شریف کی فضیلت کا اظہار بھی ہے جو کہ مدینہ پاک میں مرے وہ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھے گا۔

کثرت اسماء

مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اسماء کثرت پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔ اسماء الٰہی عزشانہ اور القاب حضرتِ رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اس کی رفعت وعظمت بھی زیادہ ہے خاص کر ایسے وقت میں کہ ایک نام مشتق ہو ایک ماخذ شریف سے اور اس بات کی خبر ہو کہ اس سے ایک صفت عظیم پیدا ہوتی ہے روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسے کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض علماء نے کوشش کر کے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم وزیادہ اس حد تک جمع کئے ہیں ان تمام کو فقیر نے محبوب مدینہ میں جمع کیا ہے جن کی دلالت اس مکان کی شرافت اظہر من الشمس ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کو شامل حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سیّد کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ طابہ اور مدینہ اور طیبہ تشدید کے ساتھ اور طابہ ہے تمام مشتقات اس مادہ سے ملاحظہ تعظیم اور انتہائے ادب کا خصوصیت کو چاہتا ہے لیکن ممکن ہے کہ اس مقام پر کسی دلالت کا پایا جانا جواز پر وسعت اور عمومیت کی گنجائش رکھتا ہو۔ واللہ اعلم اور ناموں کا بولنا اسکی طہارت کے سبب ہے اس لئے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہے اور طبائع سلیمہ کے موافق ہے نیز اس کی آب وہوا نہایت پاکیزہ ہے

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس بقعہ شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے در و دیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتے یہاں کے ساکنان کے سوا اور صادقان ومحبان مشتاق کے شائبہ ذوق میں بھی تھوڑی خوشبو پہنچتی ہے چنانچہ ابی عبداللہ عطار نے کہا ہے:

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها

فما للمسك والكافور و الصندل الرطب

بوجہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوشبو دار ہوگئی ہوا اسکی۔ پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔

شبلی ایک صاف باطن اور اہلِ دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو کسی دوسرے شہر میں نہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب محبوبِ مدینہ۔

آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے فضائل

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیاتِ ظاہری میں میری زیارت کی۔

فائدہ...... حضور علیہ السلام نے اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اسے زیارت گاہ بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔

ازالہ وہم...... نجدی وہابی زیارتِ مدینہ اور زیارت روضۂ رسول علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے روکتے ہیں وہ بڑی شدید غلطی میں مبتلا ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ احادیث پر غور کریں تاکہ ان کی کج فہمی کی اِصلاح ہو۔ اس کی مزید تفصیل آئے گی اِن شاءاللہ۔

نکتہ...... حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کی زیارت کا حکم دیا ہے اور زیارت اسی وقت مستحق ہوگی جب زیارت کرنے والا آپکی قبر کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہوگا اور جو پشت کر کے کھڑا ہو، اس کے اس عمل کو زیارت نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ وہ بے ادب بھی ہے اور فہم حدیث سے عاری بھی۔

نکتہ...... حضور علیہ السلام نے یہاں اپنی قبر انور کی زیارت کرنے والے کو اس شخص کی مانند قرار دیا ہے جو آپ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کی زیارت کرے تو اس سے جہاں زیارت کرنے والے کیلئے بہت بڑے اجر و ثواب کا پتا چلتا ہے وہیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والے کو وہ تمام تر آداب پیش نظر رکھنے چاہئیں جو آداب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں آپ کی زیارت کرنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش نظر رکھتے تھے۔

فائدہ...... زیارت مزار شریف کے متعلق فقہا محدثین نے فرمایا کہ عن علقمه والاسود و عمرو بن میمون بدذا بالمدینة و عن العبدی من المالکیة المش الی المدینة الزیارة قبر النبی صلی الله علیه وسلم افضل من الکعبة و سیاتی ان من نذر زیارة قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لزمه الوفاء علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون سے منقول ہے کہ حضراتِ مدینہ منورہ سے ابتداء کرتے اور امام مالک کے پیروؤں میں سے جناب عبدی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منوہ کی طرف روانہ ہوتا تا کہ وہاں پہنچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کی جائے یہ کعبہ سے افضل ہے اور عنقریب آرہا ہے کہ جس شخص نے نذر مانی کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کروں گا تو اسے اپنی نذر لازما پوری کرنا پڑے گی۔

بعض سلف کا یہ مذہب ہے کہ حج پر جانے والا پہلے مدینہ منورہ سے اس کی ابتداء اور آغاز کرے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی یہ عمل ثابت ہے کہ انہوں نے حج کیلئے مدینہ منورہ سے احرام باندھا اور اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا، ہم وہاں سے احرام باندھیں گے جہاں سے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا۔

فائدہ...... سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرامگاہ یعنی آپ کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا بہت ہی بابرکت اور افضل عمل ہے۔

انتباہ...... ابنِ تیمیہ اور اس کے مقلدین نجدی وہابی مزارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی گنبدِ خضراء کے سفر کو مذکورہ نیت کے ساتھ طے کرنے کی ممانعت کرتے ہیں اور صرف مسجد نبوی کی خاطر نیت کرکے سفر کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اس اصلی مقصود کی نیت کرنے والا اگر مسجدِ نبوی کی زیارت کے تحت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دے لیتا ہے تو اسے جائز کہتے ہیں۔ انکی دلیل وہ حدیث ہے جس میں تین مساجد کی طرف بہ نیت زیارت سفر کرنے کی اجازت ہے ان کے سوا ممانعت ہے وہ تین مساجد...... مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ اور مسجد نبوی ہیں۔

جواب...... اس حدیث شریف کے جواب میں علمائے محققین کے رسالے اور کتابیں بے شمار موجود ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اس نیت سے سفر زیارت کرنا کہ اس مسجد کی عظمت وشان بھی ان تین جیسی ہے اس نیت سے سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ ورنہ سفر کے تمام دروازے بند ہو جائیں گے۔ سلف صالحین جن کا معمول ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کرنے والا اگر جانب مدینہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے اس سفر مبارک کی ابتداء کرے تو یہ افضل طریقہ ہے وجہ یہ ہے کہ

جو شخص سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے حاضر بارگاہ نبوی ہوتا ہے اس کے بارے میں خود رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، من زار قبری و جبت لہ شفاعتی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میں ضرور شفاعت کروں گا۔ اور بزاز نے عبد الرحمٰن بن زیاد اور وانکے والد کے واسطہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوعاً روایت ذکر کی ہے، من زار قبر حلت لہ شفاعتی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (جواہر البحار، ج ۴، ص ۴۹)

طبرانی اور دار قطنی وغیرہ میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، من جآء نی زائر الا یعلمہ حاجۃ الا زیارتي کان حقا علي ان اکون لہ شفیعا یوم القیمۃ جو شخص میرے حضور زیارت ہی کی غرض سے آیا اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر یہ فرض ہوگیا کہ میں کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مرفوعاً روایت ہے، من جآء نی زائراً کان حقا علی اللہ ان اکون لی شفیعا یوم القیمۃ و صححہ الحافظ ابن السکن جو شخص میری زیارت کی خاطر حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ حق ہوگیا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اس روایت کی ابنِ سکن نے تصحیح فرمائی ہے۔

ایک اور روایت ہے، ولا بی جعفر العقیلی عن رجل من آل الخاطر مرفوعاً من زادنی متعمداً کان فی جواری یوم القیمۃ و من سکن المدینۃ و صبر علی بلائھا کنت لہ شھیدا و شفیعا یوم القیامۃ عن حاطب مرفوعا من زادني بعد موتي فکانما زادني في حیاتي و من مات بأحدی الحرمین بعث من الامنین یوم القیامۃ جناب ابو جعفر عقیلی آل خاطر کے ایک مرد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصداً اور ارادۃً میری زیارت کی، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور انکی سختیوں پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ جناب حاطب سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا جس نے میری وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص مدینہ منورہ یا مکہ شریف میں کسی ایک کے حرم میں مرے گا وہ قیامت میں امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔ (جواہر البحار، ج ۴، ص ۴۹)

احناف کا موقف

قالت الحنفية زيارة صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من افضل المندوبات والمستحبات بل تقرب من درجات الواجبات احناف کہتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مستحبات ومندوبات میں سے افضل عمل ہے بلکہ یہ تو واجبات کے درجہ کے قریب ہے۔ (جواہر البحار، ج ۴، ص ۱۳)

عن انس مرفوعاً من زادني ميتا فكانما زادنيحيا من زاد قبري و جبت شفاعتي يوم القيامة وما من احد من امتي له سعة ثمه لم يزدني فليس له عذر (جواہر البحار، ج ۴، ص ۲۹)

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی اور میری امت کے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت وگنجائش عطا فرمائی پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اس کیلئے کوئی عذر نہیں۔ (مطلب یہ کہ حج کرنے آیا اور فراغت کے بعد یا حج پر آنے سے قبل قبرِ انور کی جو شخص زیارت نہیں کرتا حالانکہ مالی طور پر اس کے پاس اخراجات کیلئے رقم موجود تھی اگر اس سے کل قیامت کو پوچھا گیا کہ تو نے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کی قبرِ انور کی حاضری کیوں نہ دی؟ تو اس کے جواب میں وہ عذر بھی پیش کرے گا تو وہ نہیں سنا جائے گا) اس کی نظیر یہ حدیث ہے، عن جعفر بن محمد بن ابيه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ذكرت عنده فنسى الصلوة على خطن طريق الجنة امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرتِ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاتا ہے پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بھول جاتا ہے اس نے جنت کا راستہ گنوا دیا۔

فائدہ...... مذکورہ روایات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت اعلیٰ و افضل عمل ہے۔ ایسی روایت کو موضوع قرار دینا اور جس طرح بن پڑے اس عمل سے روکنا ازلی بدبختی ہے، بغض رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے مانعین زیارتِ روضۂ رسول کے ہاں لے دے کے اگر کوئی آڑ ہے تو روایت لا تشدو الرجال الا مساجد الثلا ثه ہے۔

لیکن اس روایت کا مفہوم بالکل وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے یعنی روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا اور اس کیلئے نیت کر کے اس طرح روانہ ہونا منع ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مزارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ولوانهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفرو الله واستغفر لهم الرسول لوجدو الله توباً رحيماً اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ آپ کے پاس حاضر ہوں پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کی معافی طلب فرمائیں تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

فائدہ...... آیتِ مذکورہ میں گناہگاروں کیلئے قبولیت توبہ کا ایک حتمی اور یقینی طریقہ سکھایا گیا ہے وہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر طلبِ مغفرت کرنا اور مغفرت کے طالب کیلئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش کرنا۔ بارگاہِ رسالت میں حاضری اس وقت تک بنفسِ نفیس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی صورت میں تھی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفسِ نفیس زمین پر رونق افروز تھے اور جب آپ کا وصال ہوگیا تو پھر حاضر ہونے کا مطلب آپ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہونا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ قیامت تک گنہگاروں کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ نے روضۂ رسول پر حاضری دینے کی خوشخبری دی ہے اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حاضری دینے والے کیلئے قبولیت توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی راضی ہوں اگر آپ ناراض ہیں تو اس کیلئے آپ سفارش نہیں فرمائیں گے لہٰذا حسنِ عقیدت اور محبت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبولیت توبہ کیلئے لازمی شرط ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر زائر کو جانتے پہچانتے ہیں اور اس کے عقیدہ و نیت پر باذن اللہ مطلع ہیں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء من عباده

استدلال...... آیتِ مذکورہ سے ان حضرات نے استدلال کیا اور اسے حجت پکڑا جو روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دینا اور اس کی نیت سے روانہ ہونا مباح بلکہ مستحاب میں اعلیٰ درجہ کا مستحب کہتے ہیں۔ دیابنہ (جو اکثر اس فعل کے مانعین ہیں) میں سے ایک مشہور دیوبندی محدث ظفر احمد عثمانی نے اعلاء السنن میں زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کی دلیل یوں بیان کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول ولو انهم اذ ظلموا انفسهم الآيه سے قبر انور کی زیارت کو جائز قرار دینے والوں نے اس کے استحباب کا استدلال کیا ہے۔ طریقہ استدلال یہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال شریف کے بعد اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں صراحتاً موجود ہے، الانبياء احياء فى قبورهم تمام پیغمبرانِ عظام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے صحیح کہا ہے اور اس کے متعلق پوری ایک جلد تحریر فرمائی ہے۔ استاد ابو منصور بغدادی نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے جو حضرات محققین و متکلمین ہیں ان سب کا یہی کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد بالکل زندہ ہیں۔

حکایت ...... ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت ہے انہوں نے جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرانور پر حاضر ہوکر اپنا چہرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرا نور پر رکھا مروان نے جب یہ دیکھا تو انہیں اٹھایا اور پوچھنے لگا یہ کیا کر رہے ہو؟ جب جناب ابوایوب انصاری نے اپنا چہرہ اٹھایا تو مروان نے پہچان لیا۔ مروان کو آپ نے جواب دیا، جئت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم ارئ الحجر (مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۲) میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں کسی پتھر یا اینٹ کے پاس نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آیتِ مذکورہ کا حکم ابھی باقی ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے ساتھ حکم ختم نہیں ہوگیا۔ اسلئے ہر آدمی کو چاہئے کہ جس نے اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لادلیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرانور کی زیارت کرے اور وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی استغفار کریں گے۔

آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں مذاہب

شوکانی نے کہا وقد اختلاف فیھا اقوال اھن العلم فذھب الجمھور الی انھا مندوبتہ و ذھب بعض المالکیتہ و بعض الظاھریۃ الی انھا واجبۃ و قالت حنفیۃ انھا قریبۃ من الواجبات

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کرنے کے مسئلہ میں اہلِ علم کے مختلف اقوال ہیں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ مندوب ہے ظاہر یہ اور بعض مالکیہ اس کو واجب کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ واجبات کے قریب قریب ہیں۔ (نیل الاوطار، ج ۵، ص ۱۷۸ مطبوعہ مصر)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبرانور میں زندہ ہیں اور اس پر بہت سی صحیح احادیث شاہد ہیں اور جس گھر یا جگہ میں کوئی زندہ شخص قیام رکھتا ہو اس کی زیارت کیلئے جانے میں کوئی ممانعت نہیں کیونکہ اس ممانعت پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی ثبوت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ و من یخرج من بیتہ مہا جرا الی اللّٰہ و رسولہ الآیۃ والهجرة اليه في حياته الوصول الى حضرته كذالك الوصول بعد موته (نیل الاوطار، ج ۵، ص ۱۷۸)

اور جو بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر گیا الآیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت آپ کی حیاتِ ظاہرہ میں آپ کی ذات مقدسہ کی طرف اور بعد از وصال آپ کے روضہ مقدسہ کی طرف جانے کا نام ہے۔

طریقہ استدلال...... یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہجرت اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں جانا ہے اور اس کیلئے سفر لازمی ہے لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہرہ میں کوئی مکہ شریف سے حبشہ سے اور کوئی مختلف جگہوں سے آپ کی طرف سفر کر کے آتا تھا اور اس کا ارادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہوتا تھا جب اس ارادہ سے سفرِ ہجرت اجرِ عظیم کا حامل ہے تو پھر آیتِ مذکورہ کے مفہوم کے مطابق اب بھی جو شخص کسی علاقہ سے مدینہ منورہ میں روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرتا ہے وہ بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ لہٰذا اب زیارتِ قبر انور کیلئے سفر کرنا کم از کم مندوب ٹھہرے گا بعض مالکیہ اور ظاہریہ جو وجوبِ زیارت کے معتقد ہیں ظفر احمد عثمانی دیوبندی نے ان کا استدلال ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

واستدل القائلون بالوجوب بحديث من حج ولم يزرني فقد جفاني قالو والجفاء للنبي محرم فتجب الزيارة (اعلاء السنن، ج ۱۰، ص ۴۹۴ کراچی) جو حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کے واجب ہونے کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیثِ پاک سے استدلال کیا ہے، جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے یقیناً مجھ سے زیادتی کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھ دینا حرام ہے لہٰذا زیارتِ قبر انور واجب ہوئی۔

اس کی مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف بعد وصال وسیلہ کا ثبوت پڑھیے۔

آرامگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی احادیث مبارکہ

۱......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، من زار قبری وجبت له شفاعتی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے لازم ہوگئی۔ (رواہ الدارقطنی والبیہقی وغیرہا) (شفاء السقام، ص۲)

۲......انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، من زار قبری حلت له شفاعتی جو میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے حلال ہوگی۔

۳......انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من جآء نی زائرا لا یعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعاً یوم القیامة جو شخص میری زیارت کو اس حال میں آئے کہ وہ میری زیارت کے سوا اور کوئی کام نہ کرے تو مجھ پر لازم ہوگا کہ میں قیامت کے روز اس کا سفارشی بنوں۔ (رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر والدارقطنی فی امالیہ وابوبکر بن المقری فی معجمہ وصححہ سعید بن السکن) (شفاء السقام، ص۱۶)

٤......اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی جو شخص حج کرے پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی فی سننہ وغیرہ) (شفاء السقام، ص۲۰)

۵......اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (رواہ ابن عدی فی الکامل وغیرہ) (شفاء السقام، ص۲۷)

٦......حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، من زار قبری اومن زارنی کنت له شفیعاً او شهیداً جو میری قبر کی زیارت کرے یا جو میری زیارت کرے میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا۔ (رواہ ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ) (شفاء السقام، ص۲۹)

۷......فاروقِ اعظم کے خاندان کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیامة جو شخص بالقصد میری زیارت کرے وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔ (رواہ ابوجعفر العقیلی وغیرہ) (شفاء السقام، ص۳۱)

۸......حضرتِ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من زارنی من بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی جو کوئی میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا میری زندگی میں وہ میری زیارت کرتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی وغیرہ) (شفاء السقام، ص۳۲ شرح شفا ص، ج۳، ص۵۱۲)

۱۵ ......حضرتِ بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من اتی المدینة زائراً لی وجبت له شفاعتی یوم القیامة و من مات فی احد الحرمین بعث آمنا جو شخص میری زیارت کی غرض سے مدینہ آئے تو قیامت کے روز اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگی اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوجائے تو وہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ (ذکرہ یحیی الحسن فی اخبار المدینۃ) (شفاء السقام، ص ۴۰)

۱۶ ......اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من حج الیٰ مکة ثم قصدنی فی مسجدی کتب له حجتان مبرورتان جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا ارادہ کرے تو اس کیلئے دو مقبول حج لکھے جائیں گے۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۷ ......حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، من زار قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان جوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہے گا۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۸ ......اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من حج البیت و لم یزرنی فقد جفانی جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۹ ......حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ما من احد یسلم علی الارد اللّٰه علی روحی حتی ارو علیه السلام کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہوکر مجھ پر سلام نہیں پیش کرتا مگر اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (رواہ ابوداؤد فی سننہ) (شفاء السقام، ص ۴۰)

ازالۂ وہم وہابیہ و ابن تیمیہ

علمائے محققین نے زیارت روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا احادیث کریمہ کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے اور انہی احادیث مبارکہ کی وجہ سے مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ نے حاضری سرکار کو سنّتِ مؤکدہ قریب بواجب کہا ہے چنانچہ شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں، اما ازانچہ بصریح لفظِ زیارت وقوع یافتہ ابن احادیث است کہ ازنقل ثقات بطریق متعدہ بعضے ازاں بدرجۂ صحت رسیدہ واکثربمرتبۂ حسن آمدہ ثبوت یافتہ زیارت کا لفظ جن احادیث میں صراحۃً واقع ہوا ہے وہ یہ حدیثیں ہیں جو ثقہ راویوں سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ ان میں سے بعض حدیثیں صحت کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں اور اکثر حدیثیں مرتبہ حسن پر فائز ہیں۔ (جذب القلوب، ص۱۴۲)

اورامام تاج الدین سبکی فرماتے ہیں، ثمہ ان الاحادیث التی جمعنا ھا فی زیارۃ بضعہ عشر حدیثاً مما فیہ لفظ الزیارۃ غیر ما یستدل بہ لھا من احادیث آخر و تضافر الاحادیث یزید ھا قوۃً حتی ان الحسن قد یترفی بذلک الی درجہ الصحیح پھر زیارتِ مدینہ کے متعلق جو حدیثیں ہم نے جمع کی ہیں ان کی تعداد چودہ ہے اور یہ ان دوسری حدیثوں کے علاوہ ہے جن سے زیارت پر استدلال ہوسکتا ہے اور حدیثوں کی کثرت ان کی قوت کو بڑھا دیتی ہے۔ یہاں تک کہ کثرتِ طریق کی وجہ سے حسن حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

پھر حدیث کی دو قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں، فاجتماع الاحادیث الضعیفہ من ھذا النوع یزید ھا قوۃ و قدیترتی بذلک الی درجۃ الحسن الو الصحیح پھر اس قسم کی ضعیف حدیثوں کا اکٹھا ہونا ان کی قوت کو بڑھا دیتا ہے یہاں تک کہ کبھی وہ حسن یا صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

ابنِ تیمیہ اکیلا

جلیل القدر علمائے محققین نے زیارتِ روضہ کی احادیث کو صحیح مستند اور معتبر قرار دیا لیکن ابنِ تیمیہ نے ان احادیث کے ضعیف بلکہ موضوع ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ امام سبکی اس کا دعویٰ ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں، وما ذکر من الاحادیث فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکلھا ضعیفۃ باتفاق اھل العلم با لحدیث بل ھی موضوعۃ لم یرواحد من اھل السنن المعتدۃ شیئاً منھا لم یحتج احد من الائمہ بشئی منھا یعنی ابنِ تیمیہ لکھتا ہے کہ سائل نے سوال میں جو حدیثیں ذکر کی ہیں وہ سب محدثین کے اتفاق کے ساتھ ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور قابلِ اعتماد اصحابِ سنن محدثین میں سے کسی نے بھی ان میں سے کچھ روایت نہیں کیا ہے اور نہ آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے ان میں سے کسی سے استدلال کیا ہے۔ (شفاء السقام، ص۱۳۲)

ابنِ تیمیہ کی تردید

امام تاج الدین سبکی احادیث زیارت کی حیثیت بیان کرنے کے بعد ابنِ تیمیہ کے اس دعویٰ کی تردید میں لکھتے ہیں، بهذا بل باقل منه يتبين افتراء من ادعى ان جميع الاحاديث الوردة فى الزيارة موضوعة فسبحان الله اما يستحى من الله و من رسوله فى هذهِ القالة التى لم يسبهم اليها عالم ولا جاهل لا من اهل الحديث ولا من غيرهم اوراس بیان سے بلکہ اس سے کم بیان سے اس شخص کے دعویٰ کا افتراء ظاہر ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ روضۂ نبوی کے بارے میں وارد ہونے والی تمام حدیثیں موضوع (بناوٹی) ہیں پس سبحان اللہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں نہ اللہ سے اور نہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیاء کرتا ہے جو اس سے پہلے نہ کسی عالم نے اور نہ کسی جاہل نے اور نہ محدثین میں سے کسی نے اور نہ غیر محدثین میں سے کسی نے کیا۔ (شفاء السقام، ص۱۲)

نجدی وھابی ابن تیمیہ کے نقش قدم پر

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ نجدی وہابی ابنِ تیمیہ کے کس قدر فریفتہ ہیں کہ اس کی ہر غلط بات کو نص قطعی کا درجہ دیتے ہیں چنانچہ اس مسئلہ میں وہی ہو رہا ہے کہ ابنِ تیمیہ کے مذہب کی تائید میں ہر سال حاجیوں میں مفت تقسیم ہونے والی ایک کتاب التحقيق والا يضاح لكثير من مسائل الحج والعمره والزيارة مؤلف عبدالعزیز عبداللہ بن باز کے چند اقتباسات ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ ابنِ تیمیہ کیلئے کیا کچھ نہیں کرتے۔

اس کتاب کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھا ہے تنبیہ قبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حج کیلئے نہ واجب ہے نہ شرط جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ جو لوگ مسجدِ نبوی کی زیارت کریں یا مسجد سے قریب ہوں ان کیلئے مسجد کی زیارت کے ساتھ قبر کی زیارت بھی مستحب ہے لیکن جو لوگ مدینہ منورہ سے دُور ہوں ان کیلئے جائز نہیں کہ قبر نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں البتہ مسجد نبوی کیلئے سفر کر کے آسکتے ہیں جب مدینہ آجائیں گے تو آپ کی قبر اور حضرتِ ابوبکر و عمر کی قبروں کی زیارت ہو جائے۔ مسجد نبوی یا کسی اور کی قبر کیلئے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ اُمت کو ضرور بتاتے اور اس کی فضیلت کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے۔

اور اسکے بعد لکھا ہے اس باب میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جن کو وہ لوگ جو قبر نبوی کیلئے سفر کو مشروع سمجھتے ہیں پیش کرتے ہیں وہ سب حدیثیں ضعیف الاسناد بلکہ موضوع ہیں جن کے ضعف پر محدثین کرام جیسے دار قطنی، بیہقی، حافظ ابنِ حجر وغیرہ نے تنبیہ کی ہے لہٰذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ان ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے جو ان تینوں مساجد کے سوا سفر کی حرمت کو بیان کرتی ہیں۔

اس کے بعد ایک وہم کا ازالہ فرماتے ہیں کہ ولیس اعتمادنا فی الہ ستدلال بھذا الخبر علی رویا لمنام فقط بل علی فعل بلال و ھو صحابی السیمانی خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الصحابہ متواترون و الی یخفی عنھم ھذہ القصۃ و منام بلال روياة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی لا یتمثل بہ الشیطان و لیس فیہ ما یخالف ماثبت فی القیظۃ فیتا کد بہ فعل الصحابی اوراس حدیث سے استدلال میں ہمارا اعتماد صرف خواب دیکھنے پر نہیں بلکہ حضرتِ بلال کے فعل پر ہے جو صحابی ہیں خاص کر جب کہ ان کا یہ فعل حضرتِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں پایا گیا ہے جب کہ اس وقت صحابہ بکثرت موجود تھے اوران پر یہ قصہ مخفی نہیں رہ سکتا تھا اور ہمارا اعتماد حضرتِ بلال کی خواب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت پر ہے۔ کیونکہ شیطان لعین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مثل نہیں بن سکتا اور اس قصہ میں کوئی خلافِ شرع بات نہیں سو صحابی کا یہ فعل ان وجوہ سے مؤکدہ ہو جاتا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام سبکی نے فرمایا کہ وقد اسفاض عن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یبرد البرید من الشام یقول مسلم لی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بات مشہور و معروف ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ شام کے علاقے سے ایک قاصد یہ حکم دے کر بھیجا کرتے تھے کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر پیش کرو۔ (شفاء السقام، ص ۵۲۔۵۵)

انکے علاوہ بے شمار زائرین آرامگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست اور عجائبات ہیں فقیر کی تصنیف زائرین مدینہ کا مطالعہ فرمایئے۔

مدینہ پاک کے باشی

ابنِ تیمیہ اور نجدی تو سفرِ مدینہ کو روتے رہے لیکن عشاق نے قرونِ اولیٰ سے لے کر تا حال مدینہ پاک میں مستقل ڈیرے جما لیے۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کتنا خوش بخت اور کہاں کہاں سے اپنے وطنوں کو خیر باد کہا اور ان میں ایسے محبوب حضرات بھی ہیں جو صاحبانِ کرامات گزرے ہیں ان میں صرف ایک شاہ عبد الباقی فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال ملاحظہ فرمائیں:۔

ہفتہ روزہ الہام (بہاولپور) پاکستان میں لکھا ہے کہ حضرتِ شاہ عبد الباقی فرنگی محلی کے شاگردوں میں ایک نوجوان مصری طالب علم حافظ عبد الرزاق تھے۔ تحصیلِ علم کے بعد وہ اسکندریہ چلے گئے اور وہاں پوری زندگی کچھ اس طرح گزری کہ قرآن شریف بالکل بھول گئے جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا تو وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور اپنے استاد حضرتِ شاہ عبد الباقی سے اس المناک حادثہ کا ذکر کیا۔ حضرت اس وقت دودھ پی رہے تھے آپ نے سنا اور خاموش ہو گئے اور نصف پیالی پی کر حافظ عبد الرزاق سے فرمایا عبد الرزاق یہ باقی نصف دودھ تم پی لو۔ حافظ عبد الرزاق نے باقی دودھ پی لیا اور ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے محسوس کیا کہ دودھ پیتے ہی ان کو پورا قرآن پھر حفظ ہو گیا۔ حافظ صاحب پھر وہیں ٹھہرے اور پھر جب رمضان کا چاند طلوع ہوا تو انہوں نے حرمِ محترم ہی میں قرآن مجید سنایا۔

اب بھی ایسے حضرات کی کمی نہیں ہے لیکن وہ عوام کی نگاہوں سے مخفی رہتے ہیں۔ تفصیلاً و اجمالاً فقیر کی ضخیم تصنیف زائرین مدینہ کا مطالعہ فرمائیے۔

فقط والسلام

فصلی اللہ و علی حبیبہ الکریم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری...... الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی (بہاولپور پاکستان)

۲۱ رجب ۱۴۲۲ھ شب بدھ بعد صلوٰۃ المغرب